بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ ، ۸ ہجرت ۱۳۵۰ھش ، ۸ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۰۵

۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۶ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔
"آج حضور ایدہ اللہ کو اعصابی ضعف کی شکایت ہو گئی ویسے عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے"
احباب درد و الحاح کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ گیمبیا نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۷۱ء کو گیمبیا پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔
(نائب وکیل التبشیر)

ربوہ ۸ ہجرت۔ کل شب ساڑھے دس بجے سے ۱۱ بجے شب تک پھر بجلی کی رَو بند رہی جس کی وجہ سے لوگوں کو بالخصوص امتحان دینے والے طالب علموں کو بڑی دقت کا سامنا رہا متعلقہ محکمہ کو فوری طور پر اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔

مکرم میاں غلام احمد صاحب رائس ڈیلر امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔
عبدالسلام اختر ایم۔ اے ربوہ
ناظم مال۔ وقف جدید

اراکین مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ

برائے ۵۰-۱۳۵۱ ہجری شمسی (۷۱-۱۹۷۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ نو ۱۳۵۰-۱۳۵۱ ہجری شمسی کے لئے مجلس کارپرداز کے لئے مندرجہ ذیل اراکین مقرر فرمائے ہیں۔

۱۔ صدر۔ خاکسار ابوالعطاء
۲۔ سیکرٹری۔ مکرم سید مسعود مبارک شاہ صاحب
۳۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب
۴۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب
۵۔ محترم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم
۶۔ محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہترین خدمت بجالانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔
صدر مجلس کارپرداز ربوہ

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۵۰ ھش مطابق ۸ مئی ۱۹۷۱ء بروز ہفتہ یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۹ ہجرت کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔
(مینیجر)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

رسُولِ مقبُول صلّی اللہ علیہ وسلم تخلیقِ کائنات کی علّتِ غائی اور الوہیت کے مظہرِ اتم ہیں

آپؐ پر نبوت کے تمام علم ختم ہو گئے اس لیے آپؐ خاتم الانبیاء ٹھہرے

"اس کے رسول اُمّی پر درود اور سلام ہو جس کا نام محمدؐ اور احمدؐ ہے۔ یہ دونوں نام اس کے وہ ہیں کہ جب حضرت آدم کے سامنے تمام چیزوں کے نام پیش کئے گئے تھے تو سب سے اول یہی دو نام پیش ہوئے تھے کیونکہ اِس دُنیا کی پیدائش میں وہی دو نام علّتِ غائی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے علم میں وہی اَشرف اور اَقدم ہیں۔ پس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ ان دونوں ناموں کے تمام انبیاء علیہم السلام سے اوّل درجہ پر ہیں اور بباعث اس کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام نبوت کے علم ختم ہو گئے اور آپ پر کامل اور جامع طور پر وحی نازل کی گئی اور آخری معارف اور وہ سب کچھ جو پہلوں اور پچھلوں کو دیا گیا تھا آپ کو عطا ہُوا ان تمام وجوہ سے آپ خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ اور ہر ایک سفید اور سیاہ کی طرف آپ کو بھیجا اور ہر ایک اندھے اور بہرے اور گونگے کی اصلاح کے لئے آپ کو پسند فرمایا اور خدا تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطر سے اس قدر آنجناب کو معطر کیا کہ اس سے پہلے کوئی نبی اور رسول نہیں کیا گیا۔"
(نجم الہدیٰ)

"عند العقل قرب الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں۔ اور تیسرا مرتبہ قرب کا جو مظہر اتم الوہیّت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مسلّم ہے جس کی شعاعیں ہزار ہا دلوں کو منور کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہے ہیں

وللہ درّ القائل ؎

محمد عربی بادشاہِ ہر دو سرا — کرے ہے رُوح قدس جسکے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں — کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

کیا ہی خوش نصیب وہ آدمی ہے جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشوائی کیلئے قبول کیا اور قرآن شریف کو رہنمائی کے لئے اختیار کیا۔ اللّٰھمّ صلّ علیٰ سیّدنا و مولٰنا محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین۔ الحمد للہ الذی ھدٰی قلبنا لحبّہ ولحبّ رسولہ وجمیع عبادہ المقربین۔"
(سُرمہ چشم آریہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۵۰ھش

لارڈ لوتھین کا ۳۳ سال پرانا مشورہ

ایک دینی ہفت روزہ کی ایک حالیہ اشاعت میں عالمگیر بنیادوں پر تبلیغ اسلام کی مہم جاری کرنے کی اہمیت پر ایک بہت تفصیلی مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار صاحب نے مغرب کے مشہور دانشور لارڈ لوتھین کے ایک ۳۳ سال پرانے مشورہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا وہ مشورہ مضمون نگار صاحب کے الفاظ میں یہ تھا:۔

"لارڈ لوتھین نے ۱۹۳۸ء میں علی گڑھ یونیورسٹی میں تقسیم اسناد کے موقع پر جو خطبہ دیا تھا اس میں انہوں نے مسلمان نوجوانوں سے یہ کہا تھا کہ یورپ اپنے سیاسی معاشی، تمدنی، اور عائلی مسائل کا تسلی بخش حل دریافت کرنے میں ناکام ہو چکا ہے آپ حضرات کا دعویٰ ہے کہ اسلام زندگی کا مکمل دستور العمل ہے اور اس میں اجتماعی مسائل کا بہترین حل موجود ہے اس لئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ بلاد مغرب میں جا کر وہاں کے باشندوں کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کریں۔"

مغرب کے ایک نامور دانشور کا یہ مشورہ جس قدر اہم تھا اور ہے وہ تو ظاہر ہی ہے کیونکہ اس بارہ میں دو رائیں نہیں ہو سکتیں البتہ اس مشورہ کے تعلق میں فی الوقت جس امر کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ لارڈ لوتھین کا یہ مشورہ اہم ہی نہیں بلکہ آسمان سے جاری ہونے والی خدائی تقدیر سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے نہایت بروقت بھی تھا۔ اس لئے کہ عین اُس زمانہ میں جب لارڈ لوتھین علی گڑھ یونیورسٹی کے طلباء کو بنیادی اہمیت کا حامل یہ مشورہ دے رہے تھے اللہ تعالیٰ اپنی ایک تقدیر خاص کو بروئے کار لا کر صرف مغرب ہی نہیں دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کی ایک نہایت وسیع اور مستحکم بنیاد قائم فرما چکا تھا۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاص خدائی القاء اور اذن کے ماتحت اس سے بھی چار سال قبل یعنی ۱۹۳۴ء میں ہی وسیع بنیادوں پر دُنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض سے "تحریک جدید" کا اجراء فرما چکے تھے۔

مذکورہ بالا مضمون میں تو اس امر پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ لارڈ لوتھین کا یہ مشورہ صدا بصحرا ثابت ہوا اور کوئی ایک شخص بھی تبلیغ اسلام کی غرض سے مغربی ممالک میں نہ جا سکا لیکن خدائی تقدیر جو پہلے ہی بروئے کار آ چکی تھی اندر ہی اندر اپنا کام کر رہی تھی۔ اسے کسی دانشور کے مشورہ کی ضرورت نہ تھی۔ بہ اذنِ الٰہی وہ بروئے کار آئی اور اس شان سے آئی کہ دنیوی اعتبار سے بے سروسامان لوگوں کے ذریعے اہل مغرب تک اسلام کا پیغام پہنچنے کے سامان ہوتے چلے گئے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۹۳۴ء سے قبل مغربی ممالک میں صرف انگلستان اور امریکہ میں جماعت احمدیہ کا ایک ایک تبلیغی مشن تھا۔ اور صرف انگلستان میں ہی ایک مسجد یعنی مسجد فضل لندن تعمیر ہوئی تھی۔ لیکن ۱۹۳۴ء میں "تحریک جدید" کی آسمانی سکیم کے اجراء کے بعد سے اب تک انگلستان، ہالینڈ، اسپین، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کے علاوہ امریکہ کے متعدد شہروں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تبلیغ اسلام کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ پھر امریکہ میں تعمیر ہونے والی مساجد کے علاوہ صرف یورپ میں ہی چھ عالیشان مساجد کی تعمیر عمل میں آ چکی ہے جن سے روزانہ پانچ وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہو کر وہاں کی فضاؤں کو توحید خالص کی منادی سے معمور کر رہی ہے۔ اسی پر بس نہیں یورپ کی پانچ زبانوں یعنی انگریزی، ڈچ، جرمن، ڈینش اور اسپرانٹو میں تراجم قرآن مجید کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر انہیں وسیع پیمانہ پر متعلقہ ممالک میں پھیلایا جا چکا ہے اور برابر پھیلایا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں وہاں بحمد اللہ تعالیٰ

ایک نہایت ہی خوش کن روحانی انقلاب کے آثار دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مغرب کے ان سب ممالک میں نہ صرف یہ کہ اسلام کے خلاف پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دُور ہو رہی ہیں بلکہ وہاں خود انہی ممالک کے نیک فطرت باشندوں پر مشتمل نہایت مخلص اور فدائی جماعتوں کا قیام بھی عمل میں آ چکا ہے یہ نومسلم نہ صرف اسلامی تعلیمات پر دل سے عمل پیرا ہیں بلکہ روحانیت کے رنگ میں اس طرح رنگین ہیں کہ زندہ خدا سے ان کا زندہ تعلق قائم ہو چکا ہے اور بفضل اللہ تعالیٰ ان میں سے بہت ہیں جو رؤیاء صادقہ کی نعمت سے بہرہ یاب ہیں۔ مزید براں وہ اس اخلاص اور جذبہ و جوش کے ساتھ مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے والے ہیں کہ اسلام کے لئے ان کی دردمندی اور ان کے بے پناہ اخلاص اور نہایت درجہ قابل ستائش جذبۂ خدمت و فدائیت کو دیکھ کر دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

الغرض ایک نہایت ہی خوش کن روحانی انقلاب یورپین ممالک کو اپنی لپیٹ میں لیتا چلا آ رہا ہے۔ یہ انقلاب بالآخر مغرب کی کایا پلٹنے اور وہاں اسلام کو غالب کرنے کا موجب ہوگا۔ اور انشاء اللہ العزیز ضرور ہوگا۔ اس لئے کہ یہ اُس خدائے ذوالعرش کا فیصلہ ہے جو قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا ہے جسے ہر قدرت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ جب وہ دن آئے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئے گا بھی بہت جلد اُس وقت (جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پہلے ہی یہ بشارت دی ہوئی ہے) دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید۔ اُس وقت یہ زمین جو اَب تاریکی میں لپٹی ہوئی نظر آتی ہے اپنے رب کے نُور سے بھر جائے گی۔ ذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھتا ہوں

عیاں دیکھتا ہوں نہاں دیکھتا ہوں — بہر رنگ اس کے نشاں دیکھتا ہوں

سرِ طُور پھرتا ہوں ساقی کے صدقے — میں اُس کی تجلّی عیاں دیکھتا ہوں

اُلٹ لوں نہ کیوں میکدہ جام دِل میں — میں پیرِ مغاں مہرباں دیکھتا ہوں

مری مشکلیں کیوں نہ آساں ہوں گی — ہمیشہ سُوئے آسماں دیکھتا ہوں

یہ انساں ہیں یا بولتے ہیں فرشتے — ملائک کا طرزِ بیاں دیکھتا ہوں

یہ جلسہ ہے ہمرازِ حُسنِ ملّت — میں اسلام کو اب جواں دیکھتا ہوں

مؤید فلک ہے خدا پشت پر ہے — میں نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ عیاں دیکھتا ہوں

زہے آمدِ ناصرِ دین و ملّت — عنادل سرِ گلستاں دیکھتا ہوں

درِ شادمانی و بہجت کھُلا ہے — میں ہر شخص کو شادماں دیکھتا ہوں

گزرتے ہیں وہ شوق جن راستوں سے
انہیں ہمسرِ کہکشاں دیکھتا ہوں

عبدالحمید شوق لاہور

برجلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی مصروفیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق بی اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

باوجود ناسازئ طبع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دینی مصروفیات میں کوئی کمی نہیں آتی۔ دفتری ڈاک۔ فیصلہ جات۔ ڈاک بیرون جات و اندرون پاکستان۔ ملاقاتیں۔ اسی طرح جاری رہتی ہیں جیسے عام صحت کے دنوں میں۔ دفتری مصروفیات کا ہی اندازہ اسبات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مورخہ ۲۳ اپریل تا ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء یعنی سات دن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۳۳۶ خطوط ملاحظہ فرمائے اور ان کے جواب دیئے۔ ۱۰۹ چٹھیاں ادارہ جات صدر انجمن تحریک جدید خدام الاحمدیہ انصاراللہ وغیرہ سے آئیں۔ جن پر حضور نے فیصلے صادر فرمائے۔

۷۵۲ خطوط حضور کے ارشادات پر مشتمل بھجوائے گئے۔ ۲۹۰ خطوط حضور کے دستخطوں سے بھجوائے گئے۔ ۳ مسلیں قضاء کی پیش ہوئیں حضور نے ان پر فیصلے دیئے۔ اگرچہ عام ملاقات ابھی جاری نہیں ہوئی۔ لیکن بعض ایسے احباب کو جو یا تو بیرون پاکستان سے آئے یا جانیوالے تھے۔ اور بعض ایسے احباب کو جو ابھی جماعت میں شامل نہیں حضور ایدہ اللہ نے شرف باریابی بھی بخشا۔ ان کے علاوہ حضور انور نے تین نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا ایک دوست کا جنازہ پڑھایا۔

۲۳ ماہ شہادت (اپریل) ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء کو لائل پور کے چند غیر از جماعت معززین حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے باوجود ناسازئ طبع ازراہ شفقت ان کو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک شرف ملاقات سے نوازا اس موقع پر جو ایمان افروز گفتگو ہوتی رہی اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

سب کچھ اذن الٰہی سے ہوتا ہے

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (انعام ۶۰) معلوم ہوا کہ اُس کے اذن کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں گر سکتا۔ ہر گرنے والے پتے کو حکم الٰہی دیا جاتا ہے۔ اس قرآنی ہدایت کا خود مشاہدہ کرنے کے لئے میں نے ایک مرتبہ پروگرام بنایا۔ اور وہ اس طرح کہ میں نے اپنے باغ میں ایک پیپل کا درخت منتخب کر لیا جس کے پاس میں روزانہ صبح سویرے بیٹھ جاتا تھا۔ میں نے یہ عجیب بات مشاہدہ کی کہ بعض ایسے پتے جو زرد ہو چکے تھے اور قانونِ قدرت کے مطابق بظاہر ان کو زیادہ سے زیادہ اگلی صبح تک جھڑ جانا چاہیئے تھا۔ بعض اوقات وہ تو اسی طرح درخت کے ساتھ لگے ہوتے تھے اور ان کی جگہ بعض بظاہر بالکل تندرست اور سرسبز پتے گرے ہوئے ہوتے تھے۔ اب اگر تو ظاہری قانونِ قدرت کا معاملہ ہوتا تو زرد پتے پہلے گرتے اور سبز پتے زرد ہو جانے کے بعد۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم سبز پتے کو پہلے آگیا اور وہ اس کی تعمیل میں زرد پتے سے قبل ہی گر گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ کا حکم باوجود اُس کے بنائے ہوئے قانون کے بھی ہر پتہ کو آتا ہے۔ اور یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ قانون بنا کر پھر الگ ہو گیا ہے بالکل غلط ہے۔ قانون بناتا بھی وہ خود ہے اور پھر اس قانون کو چلاتا بھی وہ اپنے حکم سے ہے۔

اس کی دوسری مثال یہ ہے کہ بارہا یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بارش اور ژالہ باری کے نتیجہ میں جو کھیتوں پر ایک ہی رنگ میں آتے ہیں، بعض کھیت تو تباہ ہو جاتے ہیں اور بعض بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ اب عام قانونِ قدرت تو دونوں پر ایک جیسا ہی وارد ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قانون کے بُرے اثر کو بھی چند کھیتوں کے لئے کالعدم قرار دے دیا اور وہ نقصان سے محفوظ رہ گئے۔ گویا قانونِ قدرت بھی جاری رہا۔ اور اس کے اُوپر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ بھی قائم رہا۔

پس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہی ہوتا ہے ہمارا دعاؤں کی توفیق پانا اور پھر ان کا قبول ہو جانا بھی اذن خداوندی کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ ہی سے دوستی اور تعلق مضبوط کرنا چاہیئے اور اسی سے ہر بات میں مدد طلب کرنی چاہیئے۔

انسان کو ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہیئے

فرمایا ایک مرتبہ عین گندم کی کٹائی کے دنوں میں بارش اور اولے پڑے قریباً ستر فیصدی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ میری بھی کافی گندم اس کے زد میں آئی۔ شام کو میرا کارندہ جب فصل کی رپورٹ لے کر آیا تو وہ زاروقطار رو رہا تھا کہ ستر فیصدی فصل تباہ ہو گئی۔ میں نے بڑے جوش کے ساتھ اس کو کہا کہ فوراً واپس جاؤ۔ اور جو تیس ۳۰ فیصدی گندم بچ گئی ہے وہاں اللہ اکبر کے نعرے لگاؤ اور الحمد للہ کا ورد کرو۔ تمہیں ستر فیصد نقصان کا غم ہے اور میرا دل اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر سے لبریز ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تیس ۳۰ فیصد فصل برباد ہونے سے بچالی۔ انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہی ادا کرنا چاہیئے۔ اگر انسان کا نقطۂ نظر یہ ہو جائے کہ وہ ہر حال میں راضی برضا رہے گا تو نقصان اور غم کا پہلو بھی خوشی میں بدل جاتا ہے۔

سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی وسیع پیمانہ پر جنگی ضرورتوں کے لئے گھوڑوں کو استعمال فرمایا

فرمایا۔ عرب گھوڑوں کی دنیا بھر میں شہرت ہے اور ویسے بھی تجربہ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عربی گھوڑوں کی نسل دنیا کی بہترین نسل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اس کو یہ معلوم تھا کہ آئندہ زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے کام لینا تھا اس لئے محض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے عربی نسل کے گھوڑوں میں تیز رفتاری وفاداری خوبصورتی اور ذہانت وغیرہ کی خوبیاں پیدا کر دی تھیں۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی پہلی مرتبہ وسیع پیمانہ پر گھوڑوں سے جنگوں میں کام لیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عرب گھوڑوں سے وہ کام نہیں لیتے تھے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد میں آپ کے خلفاء لیتے رہے۔ گھوڑوں کے ذریعہ ڈاک کی ترسیل کا کام بھی پہلی مرتبہ منظم طور پر مسلمان خلفاء نے ہی جاری کیا تھا۔

ایٹمی جنگ کے بعد گھوڑوں کی ضرورت پڑے گی

فرمایا۔ مجھے تو فکر ہے کہ جنگ اور ایٹمی لڑائی کے نتیجہ میں سب اسباب رسل و رسائل کے برباد ہو جائیں گے اس لئے ابھی سے پاکستانیوں کو گھوڑوں میں دلچسپی لینی چاہیئے تا بوقتِ ضرورت سواری کا سامان میسر ہو۔

فرمایا میری سکیم یہ ہے کہ جماعتیں کم از کم دس ہزار گھوڑے Pak-Arab نسل کے رکھیں اس سکیم کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے چند سال لگیں گے۔ لیکن Pak Arab گھوڑوں کی نسل کی افزائش کا آغاز ہو چکا ہے۔

تنخواہوں کو بڑھانے کی یہودی تحریک

فرمایا۔ یہودیوں نے ایک سکیم کے ماتحت دنیا بھر میں یہ رَو چلا دی ہے کہ وقفہ وقفہ کے بعد لوگ تنخواہوں کو بڑھانے کے لئے تحریکیں جاری کریں اور پھر جب مثلاً دس فیصد تنخواہ بڑھ جائے تو ساتھ ہی ملک میں اشیائے صرف کی قیمتوں میں پندرہ بیس فیصد اضافہ کر دیا جائے۔ جس کے نتیجہ میں ملک میں مستقلاً بدامنی اور بے اطمینانی کی فضاء قائم رہتی ہے اور یہی ان کا مقصد ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم

فرمایا میں نے ایک نئی سکیم تجربۃً شروع کی ہے کہ بجائے تنخواہوں میں چند فیصد اضافہ کے تنخواہ کے علاوہ ضروریات زندگی کا کچھ حصہ دے دیا جایا کرے مثلاً میں ۲۰۰ روپے تک تنخواہ پانے والوں کو افراد خاندان کی نسبت سے کچھ گندم ارزاں نرخ پر اور کچھ مفت دلا دیتا ہوں گویا ان لوگوں کے پاس علاوہ تنخواہ کے سال بھر کے لئے گندم آجاتی ہے اور ان کو یہ اطمینان ہو جاتا ہے کہ وہ یا ان کے بچے سال بھر بھوکے نہیں سوئیں گے تنخواہیں بڑھانے سے ضروری نہیں کہ سب کو کھانے کو ملے۔ بعض اوقات نقد رقم کی موجودگی غریب خاندانوں میں بعض غیر ضروری اخراجات کو جنم دیتی ہے جبکہ سب سے اہم مسئلہ غذا کی کفایت کا ہے۔

توبہ و استغفار کی تشریح

ایک موقعہ پر کسی شخص کے بارہ میں جس نے عہد وقف توڑ کر دنیاوی نوکری اختیار کر لی تھی۔ اور اب معافی کا خواستگار تھا۔ فرمایا یہ لوگ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ کے معانی کو نہیں سمجھتے۔ سزا کی معافی مانگنا تو ایک حصہ ہے۔ یعنی یہ استغفار والا حصہ تو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن توبہ والا پہلو بھی ساتھ ہی ہونا چاہیئے۔ اگر یہ شخص معافی کے ساتھ ساتھ غلط فعل سے بھی تائب ہوتا اور دنیاوی نوکری چھوڑ کر پھر معافی کا طلبگار ہوتا تو اس کی درخواست پر غور ہو سکتا تھا لیکن صرف استغفار کرنا اور توبہ کی شرائط پوری نہ کرنا معافی کے معنوں کو نہ سمجھنا ہے۔ معافی کے لئے دونوں شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے۔ یعنی استغفار اور توبہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا :-
"پس آج کے دن میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ کوئی ایسی سکیم سوچیں جس سے ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جاننے لگے۔ اگر ہم اس بات میں کامیاب ہو جائیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہم کو مٹا نہیں سکتی۔ قرآن کریم ایک زرہ ہے جس کو توڑنے کے لئے کوئی تلوار نہ آج تک بنی ہے اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے اگر یہ زرہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو میسر آجائے تو ہماری مثال بالکل ویسی ہی ہو جائے جیسے ہندو دیوتاؤں کے متعلق کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تلواریں ایک ایک کر کے ٹوٹ جاتی تھیں، مگر ان کے جسموں پر ان تلواروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ اگر ہم میں سے ہر شخص سچے معنوں میں قرآن کریم کا حامل ہو اس کی تعلیم پر عمل کرتا ہو اور اس کا نور اس کے دل و دماغ میں سرایت کر چکا ہو۔ تو دنیا اسے خواہ کتنی ہی تلواریں مارے تلواریں ٹوٹ جائیں گی مگر وہ اس دل کو نہیں توڑ سکیں گے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور قرآن کریم کے معارف کا جلوہ گاہ ہو گا کیونکہ وہ دل خدا کے نور کا گھر ہو گا۔ اور خدا یہ پسند نہیں کر سکتا کہ وہ گھر برباد ہو جس گھر میں اس کا نور جلوہ گر ہو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کر سکتا ہے کہ جس گھڑے میں اس نے دودھ ڈالا ہوا ہو اسے توڑ دیا جائے۔ یا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کر سکتا ہے ۔۔۔۔ ۔۔ کہ جس مشک میں اس نے پانی ڈالا ہوا ہو اسے چیر دیا جائے یا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کر سکتا ہے کہ جس صندوق میں اس نے خلعتیں رکھی ہوئی ہوں اسے ضائع ہونے دیا جائے۔ جب تم یہ پسند نہیں کر سکتے تو کیا تم خدا تعالیٰ کو ایسا بیوقوف سمجھتے ہو کہ تمہارے دل خدا تعالیٰ کی نورانی خلعتوں کے صندوق بن جائیں۔ تمہارے دل خدا تعالیٰ کے برکتوں والے علم کے دودھ کے گھڑے بن جائیں تمہارے دل خدا تعالیٰ کی رحمتوں والے پانی کی مشکیں بن جائیں اور پھر وہ دنیا کو اس بات کی توفیق دیدے کہ وہ تمہارے اس صندوق کو توڑ دے تمہارے اس گھڑے کو پھوڑ دے اور تمہاری اس مشک کو چیر دے۔ اگر تمہارے دل میں قرآن شریف آجائے تو یقیناً یقیناً دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ تم خدا کا خزانہ ہو گے۔ تمہارا مرنا خدا کے دین کا مرنا۔ تمہاری شکست خدا کے دین کی شکست اور تمہاری بربادی خدا کے دین کی بربادی ہوگی۔ پس ایسا کرو کہ تم میں سے ہر شخص قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جائے۔ بے شک رمضان میں قرآن شریف سنایا گیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ رمضان میں کتنے لوگوں نے قرآن شریف کا درس سُنا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس درس میں صرف تیس چالیس عورتیں شامل ہوتی تھیں حالانکہ قادیان میں تین چار ہزار عورتیں ہیں اسیطرح مرد بھی اپنی نسبت کے لحاظ سے شامل ہوتے تھے۔ پھر اس طرح کا سنا ہوا درس پڑھے ہوئے کے برابر نہیں ہو سکتا میں مانتا ہوں کہ ساری عورتیں قرآن کریم پڑھ نہیں سکتیں اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ رہے جسے قرآن کریم نہ آتا ہو۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ عورتوں کو اتنا قرآن سنایا جائے اتنا سنایا جائے کہ وہ ان کے لئے پڑھنے کے برابر ہو جائے اسیطرح اتنی عورتوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے۔ اور کوئی لڑکی قرآن کریم کے ترجمہ سے ناواقف نہ رہے اسیطرح آج بے شک ہم ہر مرد کو قرآن کریم نہیں پڑھا سکتے مگر یہ تو ہو سکتا ہے کہ مردوں کو اتنا قرآن سنایا جائے اتنا سنایا جائے کہ وہ ان کے لئے پڑھنے کے برابر ہو جائے اسیطرح اتنے مردوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے اور کوئی لڑکا ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو پھر ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر شخص کے دل میں قرآن کریم کی اتنی عظمت اور محبت پیدا کر دیں کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھے اور انہیں کہے کہ تمہارے گھر لٹتے ہیں تو انہیں لٹنے دو تمہاری تجارتیں اگر تباہ ہوتی ہیں تو ان تجارتوں کو تباہ ہونے دو مگر اس خزانے کو اپنے ہاتھ سے کبھی جانے نہ دو کہ اگر یہ خزانہ تمہارے پاس رہا تو سب کچھ رہا۔

اور اگر یہ خزانہ نہ رہا تو تمہارے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

میں سمجھتا ہوں ہماری عید واقعی عید ہو جائے اگر ہم میں سے ہر شخص آئندہ قرآن کریم کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرے اور اس بات کا عہد کرلے کہ وہ اپنی اولاد کے سینہ میں بھی اس کی صحیح تعلیم کو محفوظ کرے اور اگر وہ قرآن کریم سے عشق رکھتے ہوئے اسکی تعلیم کو اپنی نسلوں کے سینہ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دے گا تو اسے یقین رکھنا چاہئے کہ وہ خود بھی ہر قسم کی بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہے گا"۔

(الفضل ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

قائدین مجالس قرآن کریم اور دیگر علوم دینیہ سیکھنے سکھانے کا پروگرام اپنی اپنی جگہ کریں اس کی مزید سہولت کے لئے مرکز ہر سال ایک تربیتی کلاس منعقد کرتا ہے امسال یہ کلاس ۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور اس میں شامل ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری زمانہ کے عظیم الشان فتنہ کا علاج

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-
"قوم کا مفید وجود بننے کے لئے یہ روح نہایت ضروری ہے اور جو شخص قوم کا مفید وجود بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ ایثار سے کام لے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان فتنہ برپا ہو گا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا۔ اس وقت مومن وہی ہو گا جو ایثار کرے گا۔ اور سمجھے گا کہ قوم کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ میں اپنا حق چھوڑ دوں اور خلوت اختیار کر لوں اصل بات یہ ہے کہ جب انسانی اخلاق میں تنزل پیدا ہوتا ہے تو عام طور پر انسان خواہ مخواہ ہر چیز کو اپنا حق تصور کر لیتا ہے اور ایثار کا لفظ کہہ کر اسے اس قسم کی حرکات سے روکا گیا ہے اگر کسی قوم کے افراد میں ایثار کا مادہ نہیں پایا جاتا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی"۔ (الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء)

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

کیا آپ نے معلمین وقف جدید کے نظام میں حصہ لیا

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۳ معلّمین پاکستان کے مختلف حصوں میں قرآن کریم کو پڑھنے اور پڑھانے کے کام میں مصروف ہیں۔ سینکڑوں بچے۔ بوڑھے مرد اور مستورات قرآن کریم ناظرہ۔ یا ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔

ایک معلّم کا گزارا اندازاً ۱۴۰ روپے ماہوار میں ہو رہا ہے عموماً یہ معلّمین ایسے علاقوں میں کام کر رہے ہیں جہاں تعلیمی اور تمدنی سہولتیں بہت کم ہیں۔ اور ان کا حق ہے کہ ایسے دوست خدا تعالیٰ کی توفیق پا کر کھڑے ہوں جو ان معلّمین کا ہاتھ بٹائیں اور قرآن کریم کی عظمت اور اس کی اشاعت کے سامان پیدا فرمائیں۔

اے اللہ تو ایسے اصحاب پیدا فرما جو تیرا نام بلند کرنے والے ہوں۔

(ناظم مال وقف جدید)

میرے رفیقِ کہن (بقیہ صفحہ ۵)

خدمت خلق اور خدمت دین کی توفیق بخشے رکھی (جیسے کہ میں نے آغاز میں ہی اشارہ کیا) یہ سب کچھ الست بربکم کے جواب میں پورے خلوص سے بلٰی کہنے کا ثمرہ ہے۔ کس قدر قابل رشک ہے ان کے فطری رجحان کا فطرت پر قائم رہنا کہ سفلی دنیا کا رخ ان کے لئے جاذب نظر نہ بن سکا اور انہوں نے حسن ازلی سے ہی آنکھ جا لڑائی اور منزل عشق میں وفا کیشی پر ایسا ثبات پایا کہ حیات جاوداں بن گئے ہے

ہرگز نمیرد آنکس کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے رفیقِ کہن ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی مرحوم

از مکرم سردار مصباح الدین صاحب چنیوٹ

مرحوم ایک مجاہد مرد تھے۔ اور کسی مجاہد کے تفصیلی کوائف حیات بیان کرنا سوانح نویسی کی ذیل کی بات ہے۔ مرحوم کی ذات میں انہیں دوسروں سے ممتاز کرنے والا جو **الست بربکم قالوا بلیٰ** کا ماجرا ظہور میں آیا۔ صرف اسی ماجرا کی روئیداد سے چند جستہ جستہ اجزاء کا ذکر کرتا ہوں۔

سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت تھا۔ مڈل کلاسز میں مرحوم سے میری رفاقت ہوئی۔ اور پیوند محبت قائم ہوا۔ مرحوم قادیان کے نواحی دیہات میں سے سکھوں کے ایک گاؤں کے نمبردار کے بیٹے تھے۔ منگل سنگھ نام تھا۔

تعلیم الاسلام سکول میں تعلیم کے دوران سکول کے اساتذہ اور طلباء کے اندر روحانی لگن پا کر مرحوم اس درجہ متاثر ہوئے کہ اپنے اندر فطرت سے جو ذات باری تعالیٰ سے محبت کی چنگاری لے کر پیدا ہوئے تھے۔ اور جو کہ غیر اسلامی ماحول اور تربیت کی تہوں کے نیچے دب چکی تھی۔ سکول کے اسلامی ماحول سے اُن تہوں سے ابھر کر باہر آ گئی۔ اور اس کی آتش نے مرحوم کے دل پر اس درجہ استیلاء پکڑا۔ کہ اب راز پنہاں چھپے رہنا محال ہو گیا عشق اور مشک چھپے رہ ہی نہیں سکتے۔

سو ایسا ہی ہوا کہ اپنی سکھ برادری کی آتش غیظ و غضب کے شعلوں کی لپیٹ سے بے خطر ہو کر قبول اسلام کا اظہار کر دیا۔

راز ہائے عشق کا نہ رہا تو پنہاں داشتی
بر سرِ بازار کوچہ ہا تو افشا کردہ

قدرتاً سکھ قوم کو اپنے ایک ہونہار سپوت کے کھوئے جانے سے صدمہ ہوا۔ ان کے غیظ و غضب کی آگ بھڑک اٹھی۔ مرحوم کے والد نے عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا کہ اراکین صدر انجمن احمدیہ نے میرے بیٹے کو بجبر مسلمان کر لیا ہے۔ اور اسے حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے۔ اسے برآمد کیا جائے۔ سکھوں کے فوری تہور کے ڈر سے بچنے کیلئے زیر ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مرحوم کو گوجرانوالہ میں منشی احمد دین صاحب مرحوم اپیل نویس کے ہاں بھیج دیا گیا تھا۔ مقدمہ دائر ہونے پر مرحوم کو احمدیہ بلڈنگس میں لایا گیا۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مرحوم کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پیش کیا۔ پولیس افسر نے مرحوم کو دیکھا اور مرحوم کے لواحقین کی طرف سے جو شکایت نامہ کے کاغذات آئے ہوئے تھے۔ ان پر لکھدیا کہ لڑکا بالغ ہے اور اس نے اپنی رضاء و رغبت سے اسلام قبول کیا ہے۔ اس طرح مرحوم کے والد کا مقدمہ خارج ہو گیا

مقدمہ خارج ہونے کے بعد مرحوم کا والد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی میرے بیٹے کو مجھ سے ملا دیا جائے۔ حضرت رضی اللہ عنہ نے مرحوم کو گوجرانوالہ سے بلا کر والدین کو ملا دیا۔ باپ جب بیٹے سے مل چکا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح سے اس نے مزید یہ عرض کی کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ نمبرداری کا حقدار ہے۔ اور اس کے حصہ کی زمین بھی میں نے اس کے نام کرا دی ہوئی ہے۔ اسے ہمارے پاس گاؤں میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ یہ سن کر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی مخصوص مستغنیانہ شان سے فرمایا کہ ہمیں تمہاری نمبرداری اور زمین کی ضرورت نہیں اور لڑکے کو تمہارے پاس گاؤں میں رہنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور مرحوم سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ عبدالرحمان گورداسپور جاؤ اور حکومت کے دفتر متعلقہ میں جا کر نمبرداری اور زمین سے دستبرداری کا بیان دے دو۔ اور میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس نمبرداری سے اعلیٰ نمبرداریاں عطا کرے گا اور اس جائداد سے بڑھ کر جائیداد سے نوازے گا۔ اور اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا بھی کی۔ مرحوم حضرت رضی اللہ عنہ کا ارشاد سنتے ہی گورداسپور روانہ ہو گئے اور ڈپٹی کمشنر صاحب کے پیش ہو کر اپنے حقوق نمبرداری اور زمین سے دستبرداری کا بیان دیدیا۔ ڈپٹی کمشنر نے ازراہ ہمدردی کہا کہ نوجوان ایسا مت کرو مگر مرحوم نے کہا صاحب! مجھے اپنے مرشد کے ارشاد کی تعمیل کرنا ہی دولت بے بہا ہے۔

خدا طلبی سے بے نیاز رہ کر دنیا طلبی میں پڑنے سے دنیا بھی کم ہی ملتی ہے ایسے ہی محروم المراد لوگوں کے متعلق کسی نے کہا

؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

برعکس اس صورت کے ڈاکٹر عبدالرحمن نے خدا طلبی کو مقدم کیا اور خدا بھی مل گیا۔ اور دنیا کے طالب ہونے کے بجائے وہ خود دنیا کے مطلوب ہو گئے۔ ایک تو خود ان کے دل میں خدا طلبی کے لئے ایسا خلوص کہ "عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد"۔ اور ساتھ ہی حضرت سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ جیسے خدا کے ایسے پیارے بندے کی دعائیں جن کی زبان سے کوئی اظہار طلب ہونے کیلئے خود خدا منتظر ہو۔ یعنی اس کی طرف سے کوئی اظہار طلب ہو۔ اور وہ اسے پورا کرے۔ پس ان دونوں خالی از اثر نہ رہنے والی باتوں نے خدا تعالیٰ کے افضال و اکرام کا مورد بنا دیا۔

خدا تعالیٰ کا قرب اور معرفت بھی انہیں حاصل ہوئی اور قابل رشک طور پر نعماءِ دنیا سے بھی وہ نوازے گئے۔

ایک دہقان کی زندگی کی حاصل مراد کیا ہوتی ہے بس یہی کہ وہ جس زمین میں پیدا ہوا۔ عمر بھر قلبہ رانی کرتے اسی زمین میں مدفون ہو جائے۔ مرحوم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ایسے ہی ایک کسان کے بیٹے تھے لیکن زمین کی بجائے آسمان سے جو لو لگائی تو اللہ تعالیٰ نے خاک نشینوں سے اٹھا کر افلاک نشینوں میں جا بٹھایا۔ ڈاکٹر بنے اور دنیا بھر میں یہ بڑا ہی معزز مقام ہے۔ شہر سیالکوٹ کے ایک قدیمی دیندار اور علمی گھرانے میں شادی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے بھی نوازا۔ بیٹیاں بھی ڈاکٹر ہیں اور بیٹے بھی اعلیٰ سول عہدوں پر فائز ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک طالبِ دنیا کو کیا حاصل ہوتا ہے۔

مرحوم بڑی مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ بڑا پُر از اخلاص مزاج پایا تھا۔ دینی افراد کے لئے بڑے غیور تھے۔ مؤثر تبلیغ کا جوہر رکھتے تھے۔ میڈیکل کالج میں تعلیم کے دوران ان کے رفقاء تعلیم میں سے متعدد افراد ان کی تبلیغ سے اسلام میں داخل ہوئے ان میں سے ڈاکٹر کرنل یوسف شاہ مرحوم انچارج میڈیکل مشن نائیجیریا مغربی افریقہ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب مرحوم اور ڈاکٹر جلال الدین صاحب حال کراچی کے نام خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب تو عیسائیت کی آغوش میں جا پڑنے کو تھے کہ مرحوم کی رفاقت نے ان کا بازو پکڑا۔ اور انہیں روحانی موت سے بچا لیا۔ ان کی رفاقت کا اثر یہیں تک ہی محدود نہ رہا۔ بلکہ بعد میں ڈاکٹر جلال الدین صاحب معہ اپنے تمام رفقاء کار کے احمدی ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کی مؤثر اور جاذب توجہ شخصیت کے ضمن میں میں یہ بھی ذکر کر دوں کہ مجھے مرحوم کے ساتھ ان کے گاؤں میں بھی جانے کا اتفاق ہوتا رہا۔ وہی سکھ برادری جو مرحوم کے مسلمان ہونے پر ان کی جان کی دشمن ہو گئی تھی۔ وہ سبھی لوگ مرحوم کی بڑی عزت کرتے تھے۔ بلکہ ان کے مسلمان ہو جانے کو ایک نعمت تصور کرتے تھے۔ کہ اپنی حاجات کے پورا کرنے میں اُن سے حسب مراد مدد مل جاتی۔ اسی ضمن میں یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ مرحوم کا ایک رشتہ دار کسی جرم میں دس سال کی قید بھگت کر آیا ہی تھا کہ ایک ڈکیتی کی واردات میں محض شبہ کی بناء پر پولیس نے اسے بھی ملزموں میں شامل کر لیا۔ مگر وہ اس واردات میں شامل نہ تھا۔ پولیس نے جو اسے بیحد اذیت پہنچائی تو اس نے مرحوم ڈاکٹر صاحب کے والد کو کہا کہ قادیان سے کسی بارسوخ شخصیت کی مدد سے مجھے چھڑا دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب کا والد اپنے بیٹے کے پاس آیا اور اپنے عزیز کے دکھ کا حال بیان کیا۔ مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے عزیز رشتہ دار کی سفارش کے لئے کسی بڑے آدمی کو پولیس افسر کے پاس بھیجنے کو عرض کی۔ سبحان اللہ حضرت سیدنا نور الدین کا بھی اپنے خدا پر عجب ایمان تھا۔ وہ اسباب کو ایک ظاہری اظلال ہی تصور کرتے اور کام کا ہونا امر الٰہی سے ہی وابستہ یقین کرتے۔ ڈاکٹر صاحب کے منہ سے "بڑے آدمی" کے الفاظ سن کر فرمایا "میرے پاس تم سے بڑا آدمی اور کون ہے تم ہی جاؤ اور پولیس افسر سے کہو کہ نور الدین نے مجھے بھیجا ہے۔ کسی بے گناہ کی سفارش کرنا بھی جائز ہے۔ اور اس سے ثواب بھی ملتا ہے" وہ پولیس افسر قادیان کے ایک نزدیکی گاؤں میں اترا ہوا تھا ڈاکٹر صاحب نے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ ملزم کی سفارش کی۔ پولیس افسر نے فوراً ملزم کو بلایا اور کہا کہ اگر میں چاہتا تو مزید کئی سال کے لئے تمہیں قید کرا دیتا۔ لیکن اس نوجوان (اشارہ ڈاکٹر صاحب کی طرف تھا) کی سفارش پر میں تمہیں رہا کرتا ہوں۔ وہ یہ غیر متوقع رہائی کی خوشکن بات سن کر ڈاکٹر صاحب کے قدموں پر گر پڑا اور اظہار تشکر کرنے لگا اتنے میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے والد صاحب بھی آ گئے۔ اس اپنے عزیز کو مخاطب ہو کر کہا کہ جانتے ہو یہ لڑکا کون ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا کہ کون ہے۔ اس سے قبل اس نے مرحوم ڈاکٹر صاحب کو دیکھا ہوا نہ تھا۔ تو ڈاکٹر صاحب کے والد نے کہا۔ یہ وہی ہے جس کے مسلمان ہونے کی خبر سنکر تم نے کہا تھا کہ میں تو اس کی ٹانگ توڑ دونگا۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ اس نے تو مجھ پر ایسا احسان کیا ہے کہ اس کی طرف کوئی نظر بد بھی ڈالے گا۔ تو میں اسے جان سے مار دونگا۔

فی الجملہ یہ جو کچھ ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب مرحوم کے احوال سے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوشحالی زندگی بسر دکھی۔ عزت آبرو بخشی

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

سیکرٹریان اصلاح و ارشاد اپنی جماعت کی مساعی کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوائیں۔ امراء اور صدر صاحبان اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ مقررہ تاریخ تک ان کی جماعت کی رپورٹ بھجوائی جا چکی ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ ماہ شہادت/اپریل کی اصلاح و ارشاد کی رپورٹیں جلد بھجوا کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تجویز یہ ہوتی تھی کہ پیشہ ور یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال اُن کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ وہ مسجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینہ یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں گے"

اللہ تعالیٰ ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور دیگر پیشہ ور حضرات کے اموال میں برکت ڈالے اور سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ضروری التماس

ہمارا نصف سال قریب الاختتام ہے۔ اس وقت تک ہر مجلس کا بجٹ ضرور بہ ضرور وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ قائدین مجالس اپنا اپنا جائزہ لیں اور اگر وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق نہیں تو فوری طور پر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور تمام وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو ارسال فرماویں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمین انصار اللہ کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

مجالس انصار اللہ کی بیداری کے لئے ضلع اور علاقہ وار نظام کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ جب تک جملہ ناظمین کرام اپنے اپنے حلقہ/علاقہ کی مجالس پر پوری طرح حاوی نہیں ہوتے یہ نظام کما حقہٗ مفید نہیں ہو سکتا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے متعلقہ مجالس سے مضبوط رابطہ بے حد ضروری ہے تا ناظمین کرام کو براہ راست یہ علم ہوتا رہے کہ مجالس مرکزی لائحہ عمل کی روشنی میں کہاں تک اپنی ذمہ داریوں کو نبھا رہی ہیں۔ قریب قریب کی مجالس کی گروپ بندی کر کے اگر موزوں نگران مقرر کر دئے جائیں جو مرکز کی منظوری سے آپ کے نائب کے طور کام کریں تو مطلوبہ مقصد بڑی اچھی طرح پورا ہو سکتا ہے

(قائد عمومی)

سیکرٹریان تحریک جدید اپنی بیداری کا ثبوت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ افریقہ کے نتیجہ میں اس ارض بلال میں جن قربانیوں کی ضرورت ہے۔ مخلصین جماعت نے ان کا بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم تر کرنے کے لئے ہر آن کمربستہ رہنا چاہیئے اس ضمن میں اُن کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مقامی طور پر ایسے دوستوں کی فہرست تیار کریں جو تحریک جدید کے مالی جہاد سے محروم ہیں یا حصہ تو لے رہے ہیں مگر اپنی حیثیت سے کم حصہ لے رہے ہیں۔ ان کو مناسب رنگ میں وعظ و نصیحت کر کے معیاری قربانی کے لئے آمادہ کریں اور جو دوست مقامی طور پر اثر قبول نہ کریں ان کی فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں تا کہ انکو مرکز کی طرف سے بھی تحریک کی جا سکے۔

سیکرٹری صاحبان کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ حضور ایدہ اللہ کے دورہ کے نتیجہ میں ہماری ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ہمیں اپنے عمل سے بیداری کا ثبوت دینا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ مارچ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے بمقام مسجد نور زیر صدارت مکرمہ سیدہ زبیدہ مقبول صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج سے ۱۴۰۰ سال قبل حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید دین اور احیاء اسلام کا پرچم لئے عین وقت پر اس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ اور ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کا دن وہ عظیم الشان دن تھا۔ جب آپ نے ایک مقدس سلسلہ "سلسلہ احمدیہ" کی داغ بیل ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کردار فدایان احمدیت کے لئے شمع ہدایت کا پیغام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے فضائل اور محامد اب تک بیان کئے جاتے رہے اور انشاء اللہ رہتی دنیا تک بیان کئے جاتے رہیں گے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی آج جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" کا انعقاد ہے۔

بعد ازاں مختلف تقاریر ہوئیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوصاف حمیدہ اور آپکی عظیم الشان پیشگوئیوں کو پُر معارف انداز میں بیان کیا گیا۔ دوران جلسہ متعدد نظمیں خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ کے اراکین اور عہدیداران توجہ فرمائیں

یہ گندم کی فصل کے برداشت کے ایام ہیں لہذا زمیندارہ مجالس کے جملہ اراکین سے امید کی جاتی ہے کہ وہ جہاں سال رواں کی پہلی ششماہی کا چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں گے وہاں وہ اپنے سابقہ بقائے بھی صاف کر دیں گے۔ نیز متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ وہ ان دنوں فراہمی چندہ کے لئے خصوصی اہتمام کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری طبیعت کئی روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجلہ شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد سلطان کارکن دفتر مینیجر الفضل)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ
الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ندیم احمد محمود تجویز ہوا۔ احباب سے بچہ کی درازی عمر اور نیک و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا نعیم احمد لائل پور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم غلام احمد صاحب افسری مورخہ ۲۹ اپریل کو سوا دس بجے اپریشن کے دوران لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ تا وفات لجنہ اماء اللہ لاہور کی سرگرم کارکن رہیں۔ بہت دعا گو خاتون تھیں چونکہ آپ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں اگلے دن بروز جمعہ فجر کی نماز کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ستاری سے کام لے کر مرحومہ کو جنت الفردوس کا اعلیٰ انعام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین (خواجہ محمد اکرم۔ محمد نگر۔ لاہور)

آپ پوسٹل لائف سے زندگی کا بیمہ مُفت کرا سکتے ہیں
وہ رقم جو آپ انکم ٹیکس دینے سے بچائیں گے اور جو بونس کی شکل میں آپ کو ملے گی پریمیم کی رقم سے کہیں زیادہ ہو گی۔ آپ بیمہ کرائیں یا پھر انکم ٹیکس زیادہ دیں لیکن اگر آپ نے پوسٹل لائف سے بیمہ کرا لیا تو
۱- انکم ٹیکس میں بچت ہو گی۔
۲- بیمہ کے ذریعہ آپ کی بچت جمع ہوتی رہے گی۔
۳- پوسٹل لائف کے گرانقدر بونس اس میں اضافہ کرتے رہیں گے۔
۴- آپ کے خاندان کو ہمہ وقت تحفظ فراہم رہے گا۔
۳۰ جون سے پہلے پہلے پوسٹل لائف پالیسی خرید کر انکم ٹیکس بچایئے۔
مفت
انشورنس
ٹیکس کا پیسہ بچایئے انشورنس میں لگایئے
بونس کی شرح
تاحیات پالیسیوں پر ۴۲ روپے فی ہزار
میعادی پالیسیوں پر ۳۳ روپے فی ہزار
پوسٹل لائف انشورنس
جاری کردہ: سنٹرل ڈائرکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد
ADGROUP/CDNS

فہرست صدقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶/۳/۷۱ تا ۳۰/۴/۷۱

(۱)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین۔

دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	محترمہ مسز تسنیم لطیف صاحبہ پشاور کینٹ	۲۰-۰۰	روپے
۲	مکرم محمد اکبر بٹ ابن محمد افضل بٹ صاحب کلرک فضل عمر ہسپتال ربوہ	۱۰-۰۰	"
۳	" لفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب منوڑہ کراچی	۲۰-۰۰	"
۴	مکرمہ مسز آصفیہ نعیم صاحبہ H.B تا P.	۱۵۰-۰۰	"
۵	مکرم میجر مظفر علی صاحب اصغر مال راولپنڈی	۲۵-۰۰	"
۶	" سید ناصر احمد صاحب ڈیپلانٹ را کراچی	۲۰-۰۰	"
۷	" بیگم این بشیر احمد صاحب اسلام آباد	۱۵-۰۰	"
۸	" میجر دلدار احمد صاحب لاہور	۱۰-۰۰	"
۹	مکرمہ بیگم مبارکہ ملک صاحبہ راولپنڈی	۹۰-۰۰	"
۱۰	مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ضلع سرگودھا	۱۰-۰۰	"
۱۱	مکرمہ بیگم عنایت اللہ صاحب گلبرگ لاہور	۱۰-۰۰	"
۱۲	" بیگم بابو محمد خورشید صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰-۰۰	"
۱۳	مکرم ایم شاہد صاحب اکبری منڈی لاہور	۷۰-۰۰	"
۱۴	" میجر عزیز احمد صاحب چوہدری لاہور چھاؤنی (۵۰+۶۰)	۱۱۰-۰۰	"
۱۵	" محمد نعیم صاحب المنیر محمد علی سوسائٹی کراچی	۱۰۰-۰۰	"
۱۶	" ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان	۱۵-۰۰	"
۱۷	" چوہدری کریم احمد صاحب ابن چوہدری عنایت اللہ صاحب اسلام آباد کراچی	۲۵	"
۱۸	" حکیم محمد افضل صاحب فاروقی اوچ شریف	۱۰-۰۰	"
۱۹	" محمد اسلم صاحب پسر چوہدری محمد طفیل صاحب رنگپورہ شہر سیالکوٹ	۱۵-۰۰	"
۲۰	محترمہ خالدہ ادیب صاحبہ معرفت K.C انڈسٹریز گارڈن آباد لاہور	۲۵-۰۰	"
۲۱	مکرم احمد علی خان صاحب معرفت مبارک سنز ملتان	۲۵-۰۰	"
۲۲	" سعید احمد صاحب منڈی بہاسنہ چکوال ضلع جہلم	۱۰-۰۰	"
۲۳	" ملک فضل حق خان صاحب لارنس روڈ کراچی	۱۰-۰۰	"
۲۴	" انس احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ راولپنڈی	۵۰-۰۰	"
۲۵	" مبارک احمد صاحب بیرون لوہاری گیٹ ملتان	۱۰-۰۰	"
۲۶	محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ المنیر کراچی	۱۵۰-۰۰	"
۲۷	مکرم ناصر احمد خان صاحب وحدت کالونی لاہور	۵۰-۰۰	"
۲۸	" مبشر احمد صاحب ۴۹-P.O کوئٹہ	۵۰-۰۰	"
۲۹	محترمہ شادر درانی صاحبہ معرفت چوہدری عبدالحق صاحب مصری شاہ لاہور	۱۰-۰۰	"
۳۰	مکرم غلام اکبر صاحب معروف خیل سکندر ضلع پشاور	۳۰-۰۰	"
۳۱	محترمہ ریحانہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰-۰۰	"
۳۲	مکرم مجید احمد صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۲۵-۰۰	"
۳۳	" احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ لاہور	۲۵-۰۰	"
۳۴	" چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی	۱۰-۰۰	"
۳۵	" مسعود احمد صاحب قریشی انجینئرز کالونی لاہور	۱۰-۰۰	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین اولاد کیلئے ایک رنگ میں خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے توحید کے ذکر کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر فرمایا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں ہر جگہ ترتیب کے حسن کو قائم رکھا گیا ہے اسیطرح یہاں بھی ترتیب الفاظ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا گیا۔ سب سے پہلے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ میں واحد خدا پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے کیونکہ توحید ایک بنیادی اصل ہے جو تمام انبیاء کا مشترک مشن تھا اور جس کے سمجھنے سے ہی باقی تمام مسائل سمجھے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا کا حکم دے کر والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم بیان کیا ہے کیونکہ والدین کا احسان خدا تعالیٰ کے احسان کا ظل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا احسان حقیقی ہوتا ہے اور باقی سب احسان ظلی ہوتے ہیں۔ اور چونکہ والدین بھی اپنی اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کے ایک رنگ میں مظہر ہوتے ہیں اس لئے توحید کے ذکر کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر فرمایا۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سے یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے کہ والدین سے سلوک بھی احسان کے معروف معنوں میں کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ اس آیت میں احسان کا لفظ عام معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ایک اور معنے میں استعمال ہوا ہے۔ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ کسی امر کے بدلہ کے لئے بھی وہی لفظ استعمال کر دیا جاتا ہے جیسے ظلم کے بدلہ کا نام بھی ظلم رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس سے مراد ظلم نہیں ہوتا بلکہ اس کے معنے صرف ظلم کا بدلہ لینے کے ہوتے ہیں۔ جیسے اسی سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمَنِ اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَیْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰی عَلَیْکُمْ (بقرہ ع ۲۴) یعنی جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس پر اسی قدر ظلم کر سکتے ہو اب یہ امر ظاہر ہے کہ ظلم کا اسی قدر بدلہ لینا ظلم نہیں کہلا سکتا۔ پس بدلہ لینے والے کے لئے جو اِعْتِدَاء کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے معنے محض بدلہ کے ہیں نہ کہ ظلم کے۔ اسیطرح احسان کرنے والے کے حق میں جب احسان کا لفظ استعمال کیا جائے تو اس کے معنے بدلہ احسان کے ہوتے ہیں نہ کہ احسان کے لیکن [illegible] والدین کے سوا دوسرے لوگوں کی نسبت اس لفظ کا استعمال اپنے معروف معنوں میں ہوتا ہے۔

اس کے بعد ذی القربیٰ کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر ہے۔ کیونکہ ماں باپ سے حسن سلوک کے بعد طبعاً ہر شخص اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتا ہے اور وہ بھی والدین کی عدم موجودگی میں والدین ہی کے قائم مقام سمجھے جاتے ہیں۔ پھر عام لوگوں کو لیا ہے جن کا احسان حقیقی معنوں میں نہیں ہوتا بلکہ قومی معنوں میں ہوتا ہے ان میں سے پہلے یتامیٰ کو لیا ہے۔ یہ خود محسن نہیں ہوتے لیکن ان کے ساتھ احسان اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ بوجہ اپنی کمزوری اور صغر سنی کے اپنے مطالبات کو خود پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان کے حقوق کو دلیری کے ساتھ غصب کر لیا جاتا ہے پھر اس لئے بھی وہ محبت اور حسن سلوک کے مستحق ہوتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کے سایۂ عاطفت سے بچپن میں ہی محروم ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے وہ قوم کی ایک قیمتی امانت ہوتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح نگرانی کی جائے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے ان کو آوارگی سے محفوظ رکھا جائے تو وہ قوم کا ایک مفید وجود بن جاتے ہیں۔ اور نہ صرف ان کی اپنی زندگی سنور جاتی ہے بلکہ وہ دوسروں کی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بن جاتے ہیں۔

ان کے بعد مساکین کا ذکر کیا۔ یہ لوگ گو محتاج ہوتے ہیں مگر سوال کے ذریعہ کسی کو اپنی غربت کا پتہ لگنے نہیں دیتے پس مساکین کا ذکر کر کے اس طرف توجہ دلائی کہ تمہیں یہ طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے کہ جو شخص تمہارے سامنے دست سوال دراز کرے اس کی تو تم مدد کرو اور جو خاموش بیٹھا رہے۔ اس کو تم نظر انداز کر دو بلکہ تم ایسے لوگوں کی طرف بھی توجہ رکھو جو غربت کے باوجود اپنے وقار کو قائم رکھتے ہیں اور اخلاقی بلندی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۶ و ۷)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیے

بطور یاد دہانی ایک دفعہ پھر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے چندہ جات کی تمام رقوم۔ چیک۔ ڈرافٹ، پوسٹل آرڈر وغیرہ۔ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائے جائیں۔ اور اس کی اطلاع سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو تفصیل کے ساتھ دی جائے۔ البتہ ہر قسم کی خط و کتابت سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ ربوہ)

اجتماع انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کی اطلاع کیلئے اعلان ہے کہ ان کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۹ مئی بروز اتوار شیخوپورہ شہر میں منعقد ہوگا۔ جس میں دیگر مرکزی علمائے کرام کے علاوہ صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی بفضل خدا شمولیت فرما رہے ہیں۔

اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

اس موقع پر صدر محترم کی صدارت میں زعماء مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا اجلاس بھی ہوگا۔ تمام زعماء کرام از راہ کرم ضرور تشریف لائیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید ایک خاموش مگر مؤثر جہاد میں مصروف ہے

وقف جدید کا کام قرآن کریم پڑھانا اور اس کی عظمت کو قائم کرنا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۰۳ معلمین شب و روز اس خاموش مگر عظیم مقصد کو بروئے عمل لا رہے ہیں۔ ان کی جدوجہد تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کا ہاتھ بٹائیں۔

آئیے ہم جس قدر بھی ان کی امداد کر سکتے ہوں۔ اس سے دریغ نہ کریں۔ یہ امداد خالصۃً اللہ کے لئے ہوگی۔ اور اللہ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

ہمارے لندن کی جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم میاں رفیع احمد صاحب نے اپنا کاروبار امپیریل ایکسپورٹ کا شروع کیا ہے نئے نئے کام کی وجہ سے ان کو بعض مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے آمین ان کا پتہ یہ ہے:-

Mr. M.R. AHMAD
9 BATH ROAD LONDON
W.4 1LT

(خاکسار بشیر احمد رفیق)

9949